81122 ـ اپنے ذمہ اخراجات واجب والے شخص كو زكاۃ دينا جائز نہيں

سوال

ميں عورت ہوں اور اپنے ملك كے علاوہ كسى اور ملك ميں رہتى ہوں ميرے سات بچے ہيں، ميں ہر برس مغرب ميں رہائش پذير اپنى والدہ كو فطرانہ ارسال كرتى ہوں، علم ميں رہے كہ ان كا خرچ ميں ہى برداشت كرتى ہوں، كيا اس كے ليے زكاۃ جائز ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

علماء كرام كا اتفاق ہے كہ فرضى زكاۃ ـ جس ميں فطرانہ بھى شامل ہے ـ كسى ايسے شخص كو دينى جائز نہيں جس كا خرچ بھى صاحب زكاۃ كے ذمہ ہو جيسا كہ والدين اور اولاد ہے.

المدونۃ ميں درج ہے:

" مجھے ميرے مال كى زكاۃ كے متعلق بتائيں كہ ميں امام مالك كے قول كے مطابق كسے دے سكتا ہوں اور كسے نہيں ؟

ان كا جواب تھا:

امام مالك رحمہ اللہ كا قول ہے: آپ اپنے ان رشتہ داروں كو زكاۃ مت ديں جن كا خرچ آپ كے ذمہ ہے " انتہى

ديكھيں: المدونۃ (1 / 344).

اور كتاب الام ميں امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور (اپنے مال كى زكاۃ) والد والدہ اور دادا دادى نانا نانى كو مت دے " انتہى

ديكھيں: الام للشافعى (2 / 87).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور فرضی زکاۃ میں سے والدین اور والدین کے والدین یعنی دادا نانا اور دادی نانی چاہے جتنے بھی اوپر کی نسل میں ہوں مت دے، اور نہ ہی اولاد اور پوتوں اور نواسوں کو "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 509).

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم اس پر متفق ہیں کہ والدین کو اس حالت میں زکاۃ دینی جائز نہیں جب والدین خرچ کے محتاج ہوں اور اولاد پر ان کا خرچ لازم ہو؛ کیونکہ انہیں زکاۃ دینے کی صورت میں وہ اخراجات سے مستغنی ہو جائینگے اور یہ زکاۃ دینے والے سے ساقط ہو جائیگا، اور اس زکاۃ کا فائدہ زکاۃ دینے والے کو ہو گا، چنانچہ یہ تو ایسے ہی ہوا کہ اس نے زکاۃ اپنے آپ کو ہی دی اس لیے یہ جائز نہیں؛ بالکل اسی طرح کہ وہ اس زکاۃ سے اپنا قرض اتار دے " انتہی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اقرباء و رشتہ داروں کو فطرانہ دینے کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" رشتہ دار و اقرباء کو فطرانہ اور زکاۃ دینی جائز ہے؛ بلکہ کسی اور کو دینے کی بجائے رشتہ داروں کو دینا زیادہ بہتر ہے؛ کیونکہ رشتہ داروں کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی.

لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی ادائیگی میں اپنے مال کا بچاؤ اور حمایت نہ ہو، یہ اس میں کہ جب یہ فقیر جسے وہ زکاۃ دے رہا ہے اس کا نفقہ اور خرچ زکاۃ دینے والے پر واجب ہوتا ہو، تو اس حالت میں اس کی کسی ضرورت کو پوار کرنے کے لیے زکاۃ دینا جائز نہیں.

کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس نے زکاۃ ادا کر کے اپنا اصل مال بچایا ہے جو اس کی ضرورت پورا کرنے کے لیے خرچ ہونا تھا، اور یہ جائز اور حلال نہیں.

لیکن اگر اس کا خرچ زکاۃ دینے والے پر واجب نہیں تو وہ اسے زکاۃ دے سکتا ہے، بلکہ اسے زکاۃ ادا کرنا کسی دور والے شخص کو زکاۃ دینے سے افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آپ کا اپنے قریبی شخص کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی " انتہی

اس بنا پر آپ - اے سوال کرنے والی - کے لیے اپنی والدہ کو زکاۃ دینی جائز نہیں، بلکہ آپ زکاۃ کے علاوہ مال سے

اپنی والدہ پر خرچ کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روزی میں برکت عطا فرمائے اور کشادہ کرے اور بہتر و اچھی روزی عطا فرمائے.

واللہ اعلم .